

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

Quotes from “Hadaiq Al-Bakhshish” of Ahmad Raza Khan Al-Barailwi unveiling the reality of his creed.

The Prophet (saw) not being Mumkin Al-Wujud for Barilwis

Ahmad Raza Khan wrote in his “Hadaiq Al-Bakhsish” v 1 p 67 about the Prophet (saw):

“In the case of “Mumkin”, where is this power?
In the case of “Wajib”, where is Abdiyat (being a servant)?
I am amazed, this is a mistake,
The case is not such, neither such”

Comment: Here Ahmad Raza Khan is speaking about whether the Prophet (saw) is “Wajib Al-Wujud” (one whose existence is obligatory) or “Mumkin Al-Wujud” (one whose existence is possible, meaning non obligatory). The scholars say that the existence of Allah is Wajib and the existence of the creation is not Wajib rather Mumkin, meaning that the creation could exist or not exist.

So here Ahmad Raza Khan is saying that if one was to say that the Prophet (saw) is Mumkin Al-Wujud, meaning that its existence is not obligatory, then where will be the power of the Prophet (saw)? And at the end, he clearly says that the Prophet (saw) is neither Wajib Al-Wujud nor Mumkin Al-Wujud, both sayings are wrong.

And scholars identify “Mumkin Al-Wujud” as an attribute of the creation, so Ahmad Raza Khan is denying this attribute from the Prophet (saw).

Ahmad Raza Khan further wrote on v 2 p 124 about the Prophet (saw):

“The mine of the secrets of the Knower of all invisible
The Barzakh (isthmus) of the seas of Imkan and Wujud”

Comment: So here again Ahmad Raza Khan explains that the Prophet (saw) is a Barzakh, meaning intermediate level between the level of Wajib Al-Wujud and Mumkin Al-Wujud. So for him, the Prophet (saw) is not Wajib Al-Wujud like Allah, nor "Mumkin Al-Wujud" like the creation, but in a level between these two.

Ahmad Raza Khan's creed about Abdul Qadir Al-Gilani

Ahmad Raza Khan wrote in his "Hadaiq Al-Bakhsish" v 1 p 38 about Al-Gilani:

"He is also possessing Tasarruf (disposition of the matters)
He is also Mazun (given permission)
And also Mukhtar (given choice)
He is also the administrator the universe, Abdul Qadir"

Also he wrote in v 2 p 10 about Al-Gilani:

"The west and east are in your ownership (Jageer)"

He wrote v 2 p 12 about Al-Gilani calling him "Ghawth":

"From Ahad (Allah) to Ahmad and from Ahmad to you
Kun and every Kun possible is granted O Ghawth"

Ahmad Raza Khan mentioned in "Hadaiq al-Bakhsish" v 2 p 29 the "Wazifah Qadiriya" which is falsely attributed by the Barailwis to Al-Gilani:

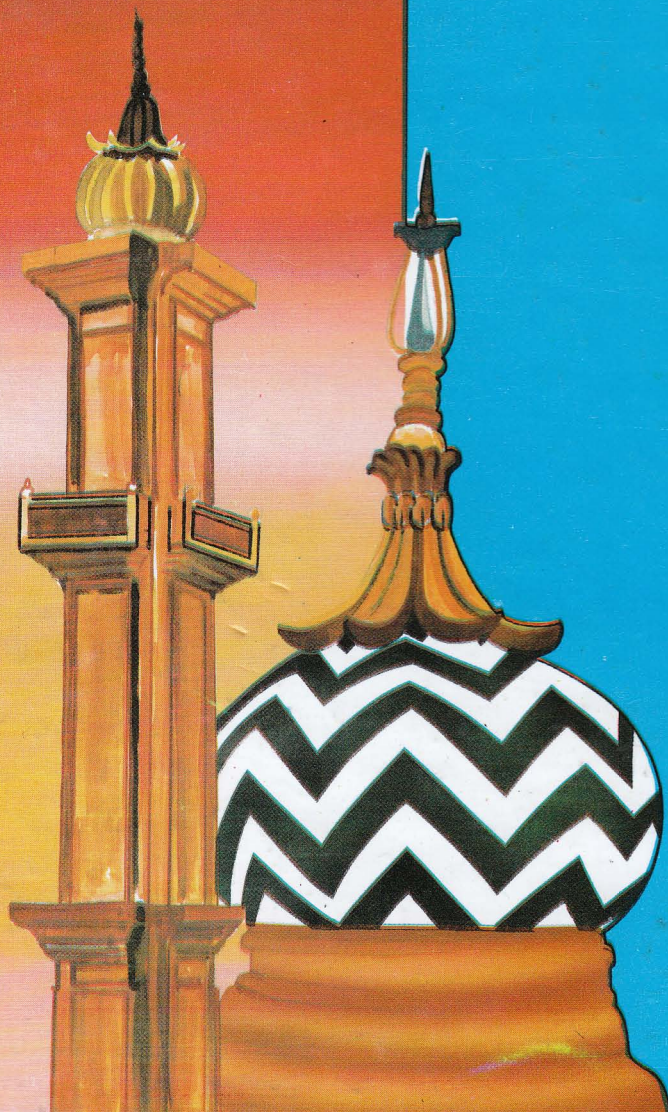
"The lands of Allah are my kingdom, under my authority
(Hukm)...I see all the cities of Allah as I see a mustard seed
in the centre of my palm"

Comment: So here Ahmad Raza Khan Al-Barailwi clearly says that for him, Al-Gilani administrates the universe, all the land of Allah is under his authority and he sees it continuously, and that every "Kun" ("be") is granted to him.

May Allah send Salah and Salam on the Prophet (saw), his family and companions!

حَدائق بخشش

اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی



مکے بڑے بڑے

بزرگمیں جاں نہیں

سج میں نسبتیں وہ کرم کہ سب قریب ہیں

و امید سے وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں

نی کی بھی ہے ابرو

تو وہ سماں نہیں

نور سے سب عیاں انھیں کچھ وہیں نہیں

سگرے پیش مہر یہ جاں نہیں

بست انھیں کا سب

نہیں کہ زماں نہیں

کے ہوئے عرشِ تخت نشین ہوئے

یہیں یکاں وہ خدایہ جس کا مکاں نہیں

پرست تری نظر

مجھ پر عیاں نہیں

جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا

جس جی بھرا کر دیں کیا کروں وہاں نہیں

تو مثال دے

میں سرو چاں نہیں

نہیں جس کے رنگ کا دوسرا نہ تو ہو کوئی نہ کبھی ہوا

کہو اس کو گل کے کیا بتی کہ گلوں کا ڈھیر

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں مری بلا

میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرادین پارہ ناں نہیں



رخ دن ہے یا مر سنا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

شب زلف یا مشک ختا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبدیت کہاں

حیراں ہوں یہ بھی ہے خطایہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

حق یہ کہ ہیں عبد الہ اور عالم امکاں کے شاہ

برزخ ہیں وہ بر خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

بلبل نے گل ان کو کہا قمری نے سرد جانفزا

حیرت نے جھنجھلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چکا تھا قمر

بے پردہ جب وہ رخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ڈر تھا کہ عصیاں کی سراپا ہو گی یا روز جزا

دی ان کی رحمت نے صدایہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ہر کرگفت این جنس کن اظہار
 گفت لبیک پذیرفتش بحال
 اس یکے گویاں محسدا آئی ست
 چون من دروچی او را برتریت
 جز رسالت نیست فرقی دریاں
 من برادر خور دباشم اُدکلاں
 ایں نداند از عجبی اس ناسزا
 یا خود ست ایں ثمرۂ ختم خدا
 گر بود مرعیل را فضل و شرف
 کے بود ہم سنگ او سنگ و خرف
 اس خرف افتادہ باشد بر زمین
 بس ذلیل و خوار و نا کارہ میں
 لعل باشد زیب تاج سرواں
 زینت و خوبی گوشش دلبراں
 واں دی کہ خلق مذہوحی بہر
 کے بفضل مشک اذ فرمی رسد
 بوئے او کردہ پریشاں صد شام
 جاہس ناپاک از مش تمام
 مدحت مشک الطیب الطیب از نبی
 (-----)
 مشک اذ فر روح را بخشد رور
 ہیمو بوئے سنبلی گیسوئے حور
 شامہ از بوئے اور مشک جناں
 ہم معطر زد قبائے مہوشاں
 مولوی معدن را ز ہفت
 رحمۃ اللہ علیہ خوش بگفت
 کار پاکاں را قیاس از خود گیر
 گرچہ ماند در نوشتن شیر و شہر
 ہے چہ گفتم ایں چنیں شبہ شنیع
 کے بودش یان اس قدر رفیع
 لعل چہ بود جو ہری یا سریشے
 مشک چہ بود خون ناف و حشے
 مصطفی نور جناب امر کن!
 افتاب جرج علم من لذن
 معدن اسرار علام الغیوب
 بر رخ بحرین امکان و وجوب

منج فیض بھی ہے مجمع افضال بھی ہے
 مہر عرفاں کا منور بھی ہے عبد القادر
 قطب ابدال بھی ہے محور ارشاد بھی ہے
 مرکز دائرہ سر بھی ہے عبد القادر
 سلک عرفاں کی ضیا ہے ہی در مختار
 فخر اشباہ و نظائر بھی ہے عبد القادر
 اس کے فرمان میں سرشراح حکم شارع
 منظر ناہی و آمر بھی ہے عبد القادر
 ذی تصرف بھی ہے ماذون بھی مختار بھی ہے
 کارِ عالم کا مدبّر بھی ہے عبد القادر
 رشکِ بلبل ہے رضا اللہ صدراع بھی ہے
 آپ کا واصل و ذاکر بھی ہے عبد القادر



گزے جس راہ سے وہ سید والا ہو کر
 رہ گئی ساری زمیں عنبر سارا ہو کر
 رُخِ انور کی تجلی جو قمر نے دیکھی
 رہ گیا بوسہِ ده نقش کف پا ہو کر

قد بے سایہ ظلِ کبریا ہے
 [تری جاگیر میں ہے شرق تا غرب
 دلِ عشق و رخِ حسنِ آئینہ میں
 تری شمعِ دلِ آرا کی تب و تاب
 ترا مجنوں ترا صحرایِ ترا نجد
 یہ تیری چمپی رنگتِ حسینی
 گلستاں زارِ تیری پنکھڑی ہے
 اگل اس کا ادھار ابرار کا ہو
 اشارہ میں کیا جس نے قمرِ چاک
 جسے عرشِ دوم کہتے ہیں افلاک
 تو اپنے وقت کا صدیقِ اکبر
 ولی کیا مرسل آہیں خود حضورِ آئیں
 جسے مانگے نہ پائیں جاہ والے
 فیوضِ عالم اُمّی سے تجھ پر
 جو قرونِ سیر میں عارف نہ پائیں
 ملکِ مشغول ہیں اُس کی ثنا میں
 نہ کیوں ہو تیری منزلِ عرشِ ثانی
 وہیں سے اُبلے ہیں ساتوں سمندر

تو اس بے سایہ ظلِ کمالِ بیاغوث
 قلمرو میں حرمِ ماحل ہے بیاغوث
 اور ان دونوں میں تیرا ظلِ بیاغوث
 گل و بلبل کی آبی گل ہے بیاغوث
 تری لیلیٰ ترا محل ہے بیاغوث
 حسن کے چاند صبحِ دل ہے بیاغوث
 کلی سو غلد کا حاصل ہے بیاغوث
 جسے تیرا الش حاصل ہے بیاغوث
 تو اس مہر کا مکمل ہے بیاغوث
 وہ تیری کرسیِ منزل ہے بیاغوث
 غنی و حیدر و عادل ہے بیاغوث
 وہ تیری وعظ کی محفل ہے بیاغوث
 وہ بن مانگے تجھے حاصل ہے بیاغوث
 عیاں ماضی و مستقبل ہے بیاغوث
 وہ تیری پہلی ہی منزل ہے بیاغوث
 جو تیرا ذکر و شغل ہے بیاغوث
 کہ عرشِ حق تری منزل ہے بیاغوث
 جو تیری نہر کا ساحل ہے بیاغوث

اُحد سے احمد اور احمد سے تجھ کو
 تری عزت تری رفعت ترا فضل
 تے جلوے کے آگے منطقہ سے
 سیاہی مائل اس کی چاندنی آئی
 طلائے مہر ہے ٹکسال باہر
 تو برزخ ہے برنگِ نونِ منت
 نبی سے اخذ اور امت پر فائض
 نتیجہ جدِ اوسط گر کے دے اور
 الا طوبی لکھو ہے وہ کہ جن کا
 عجم کیسا عرب حل کیا حکم میں
 ہے شرحِ اسمِ القادرِ ترانام
 جبین جبہ فرسائی کا صندل
 بجا لایا وہ امرِ سارِ عوٰ کو
 تری قدرت تو فطریات سے ہے
 تصرف والے سب مظہر ہیں تیرے
 کن اور سب کن کن محلِ سیاغوث
 بفضلہ افضل مائل ہے سیاغوث
 مہ وغور پر خطِ باطل ہے سیاغوث
 قمر کا یوں فلکِ مائل ہے سیاغوث
 کہ خارج مرکزِ حامل ہے سیاغوث
 دو جانبِ متصل واصل ہے سیاغوث
 ادھر قابلِ ادھر فاعل ہے سیاغوث
 یہاں جب تک نوشِ ل ہے سیاغوث
 شبانہ روزِ زورِ دل ہے سیاغوث
 جمی ہر جا تری محفل ہے سیاغوث
 یہ شرحِ آئین کی حامل ہے سیاغوث
 تری دیوار کی کہگل ہے سیاغوث
 تری جانبِ مستعمل ہے سیاغوث
 کہ قادرِ نام میں داخل ہے سیاغوث
 تو ہی اس پر دے مین فاعل ہے سیاغوث

رضا کے کام اور رک جائیں حاشا

ترا سائل ہے تو باذل ہے سیاغوث

وَتَعْلَمْنِي فَأَقْصِرْ عَنْ جَدَائِي
 صفت از جلال دست کوتاه بایست
 عرض بیگی در او ماه و سال
 احوال خود کنیز او زین بنده زمان
 وافعل ما تشاء فاكملهم عالي
 مست هر چه خواهی کن که نسبت بر تراست
 بنده کن اے بادشاه بنده
 بر مریدی هم وطب و اشط و غن
 عطا فی رفعة نلت المنال
 ل رفتم آمد رسیدم تا منال
 ب طرف مریدی و محبوبی عجب
 از دلم برکش شهاب عیب ریب
 عزوم قتال عند القتال
 سخت عزم و قاتلم وقت قتال
 خانه زادیم ز آب و مادر دست
 یا عزوم قاتلا فریاد رس
 وشاؤس السعادة قد بدائی
 شد نقیب موکبم بخت بلند

یارب ای شرمسار مبارک دیر باز
 بادشاه شکر سلطانی خویش
 بلا دالله ملکی تحت حکمی
 ملک حق ملکم نه فرمان من
 بارک الله وسعت سلطان تو
 تیره و قریه بخت سینه ریش
 نظرت الی بلاد الله جمعا
 در نگاهم جسم ملک ذوا بحلال
 ده که تومی بینی و مادر گناه
 چشم ده تا زین بلایا و انیم
 وکت ولی له قدم وائی
 هر دلی را یک قدم دادند و ما
 کام جانها تو بگام مصطفی
 گام برگام سگ مارا میس
 درست العلم حتی صرت قطبا
 درس کردم علم تا قطب شدم
 اے سعید و سعید سعید دیں
 نئے هم سعیدی که شاه سعید کن
 تخت و بخت و تاج و باج و ساز و ناز
 یک نگاہ بر گردائے سینه ریش
 ووقتی قبل قلبی قد صفائی
 وقت من شد صاف پیش از جان من
 شرق تا غرب ان تو قربانی تو
 بر در آمد ده زکوة وقت خویش
 کخورد لة علی حکم اتصال
 دار خسر دل ساں حکم اتصال
 اه اه از کوری ما اه اه
 روی تو بنیم و بر پا جان ایم
 علی قدم النبی بذرا الکمال
 بر دست مهائے نبی بدر الطل
 جیف بر خطوات دیو آیم ما
 دست ده برکش سوتے راه میس
 ونلت السعد من موالی الموالی
 کرد مولائے موالی اسعد
 سعد چرخ بند اے سعد دیں
 سعد کن ناسعد مارا سعد کن

[

[